حقیقتِ اعتکاف و صوم

اور اس کے

اسرار و مسائل

پیر طریقت، رہبرِ شریعت آفتابِ ولایت زینت الاولیاء، فخر الملت
الحاج الحافظ صاحبزادہ سید افضل حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین دربارِ عالیہ علی پور شریف (ضلع نارووال)

مؤلف

مولانا علی احمد سندیلوی

شائع کردہ

امیرِ ملت علما بورڈ

منجانب: ناظم اشاعت دار العلوم جامعہ جماعتیہ حیات القرآن رجسٹرڈ
بازار پاپڑ منڈی، اندرون شاہ عالمی گیٹ، لاہور

مصنف:

مولانا علی احمد سندیلوی

عنوان

حقیقت اعتکاف اور اس کے اسرار و مسائل

مقام اشاعت

دارالعلوم جامعہ جماعتیہ حیات القرآن
بازار پاڑہ منڈی اندرون شاہ عالمی گیٹ لاہور

شائع کردہ

امیر ملت علماء بورڈ

تاریخ اشاعت

فروری ۱۹۹۲ء

صفحات ــــــــ عدد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب الصوم (روزہ)

روزہ کا حکم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۔

(سورہ بقرہ۔ آیت)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

فرضیت روزہ

رمضان المبارک ۲ھ ہجری میں روزے فرض ہوئے اور سال میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھنا اسلام کا چوتھا رکن قرار پایا۔

روزہ کی جزاً

جزا کا معنی بدلہ وعوض ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایمان، نماز اور زکوٰۃ کے بعد روزہ کا درجہ ہے۔ اسلام میں پورے رمضان کے مہینہ کے روزے فرض ہیں اور جو شخص بلا کسی عذر یا مجبوری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو وہ بہت ہی سخت گناہ گار ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ بندے کے سارے نیک اعمال کی جزا کا ایک قانون مقرر ہے اور ہر عمل کا ثواب اسی مقررہ حساب سے دیا جائے گا لیکن روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ ہے۔

چاند کے لحاظ سے روزہ فرض ہونے کی حکمت

رمضان کا مہینہ قمری حساب سے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ جب نصف دنیا پر سردی کا موسم ہوتا ہے تو دوسرے نصف حصہ میں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔ قمری مہینہ ادل بدل کر آنے سے کل دنیا کے مسلمانوں کے لئے مساوات

قائم کر دیتا ہے لیکن اگر شمسی مہینہ مقرر کر دیا جائے تو نصف دنیا کے مسلمان ہمیشہ سرما کی سہولت میں اور نصف دنیا کے مسلمان ہمیشہ گرما کی سختی اور تکلیف میں رہا کرتے اور یہ امر عالمگیر مذہب کے اصول کے خلاف ہوتا۔

روزہ کی حکمتیں

انسانی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی عقل کو نفس پر غلبہ و تسلط دائمی حاصل رہے۔ مگر بسا اوقات خواہشات غالب آجاتی ہیں لہٰذا تہذیب و تزکیہ نفس کے لئے اسلام نے روزہ کو مقرر کیا۔ اس لئے کہ

۱۔ روزہ سے انسان کی عقل کو نفس پر پورا پورا تسلط و غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۔ روزہ سے خشیت اور تقویٰ کی صفت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یعنی روزہ تم پر اس لئے فرض ہوا کہ تم متقی بن کر خدا کے عذاب سے بچ جاؤ اور روزہ تمہاری سپر ہو جائے۔ اسی وجہ سے حدیث شریف میں روزہ کو ڈھال کہا گیا ہے۔ فرمایا "اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ" یعنی ماہ رمضان کے روزے انسان کے لئے عذاب دوزخ سے بچانے کے لئے ہیں۔

۳۔ روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی عاجزی و انکساری اور خدا تعالیٰ کے ابطال اور اس کی قدرت پر نظر پڑتی ہے۔

۴۔ روزہ رکھنے سے چشم بصیرت کھلتی اور دور اندیشی کے خیالات پیدا ہوتے اور کشف حقائق الاشیاء ہوتا ہے۔

۵۔ روزہ رکھنے سے درندگی و بہیمیت سے دوری اور ملائکہ الٰہی سے قرب حاصل ہوتا ہے

۶۔ روزہ رکھنے سے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزاری کا موقعہ ملتا ہے۔

۷۔ روزہ رکھنے سے انسانی ہمدردی کا دل میں جوش پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ جس نے بھوک پیاس محسوس ہی نہ کی ہو۔ وہ بھوکوں اور پیاسوں کے

حال سے کیونکر واقف ہو سکتا ہے اور رازق مطلق کی نعمتوں کا شکر بہ علی وجہ الحقیقت کب ادا کر سکتا ہے۔ اگرچہ زبان سے شکر کرے مگر جب تک اس کے معدہ میں بھوک و پیاس کا اور اس کی رگوں و پٹھوں میں ضعف و ناتوانی کا احساس نہ ہو وہ نعماء الٰہی کا کما حقہا شکر گزار نہیں بن سکتا۔ کیونکہ جب کسی کی کوئی محبوب و مرغوب و مالوف چیز کچھ زمانہ گم ہو جائے تو اس کے فراق سے اس کے دل کو اس چیز کا قدر معلوم ہوتا ہے۔

۸۔ روزہ موجب صحت جسم و روح ہے۔ چنانچہ قلت اکل و شرب یعنی کھانا اور کم پینا طبیبوں نے جسم کے لئے اور صوفیائے کرام نے صفائی دل کے لئے مفید لکھا ہے۔

۹۔ روزہ محبت الٰہی کا ایک بڑا نشان ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑتا اور بیوی کے تعلقات بھی اس کو بھول جاتے ہیں پس روزہ رکھنا کیا ہے گویا کہ روزہ دار خدا کی محبت میں سرشار ہو کر اس حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۰۔ روزہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انسان کھانے اور پینے میں ایک مخصوص نظام اور اصول کا پابند ہو جائے۔ یعنی غروب آفتاب کے بعد فوراً کھانا کھانے کی عادت ڈال لے اس اصول پر عمل کرنے سے معدہ کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور وہ قوی ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ روزہ داریں، اخلاق حمیدہ اور صفات عالیہ پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ روزہ ہے۔ روزہ دار روزہ رکھنے سے مشکلات پر صبر کا خوگر ہو جاتا ہے۔ اس میں حلم اور بردباری کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں مروت اور علو نفس کا جوہر جگہ پالیتا ہے۔ اس میں طاعت اور انقیاد کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔

آداب شرع کا وہ لحاظ کرنے لگتا ہے۔ خضوع وخشوع کی حالت نمایاں ہونے لگتی ہے

۱۲۔ اس دنیا میں ہر چیز راحت وآرام کی جویا ہے۔ یہی حال انسانی مشین کا بھی ہے۔ معدہ بھی کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور اسے راحت وآرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ وجوب صوم کی اور حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ معدہ کو مسلسل مشقت سے نجات ملے اور وہ کچھ راحت اور سکون پائے۔ کیونکہ صحت کے لئے معدہ کا صحت مند رہنا نہایت ضروری ہے۔

جرمن ڈاکٹر کی تصدیق

ایک جرمن ڈاکٹر کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک مریض آیا۔ معدہ کا شاکی تھا۔ میں نے ہر ممکن طریقہ سے اس کا علاج کیا لیکن ذرا بھی فائدہ نہ ہوا۔ پھر میں نے مسلمانوں کے "روزے" کے اصول پر اس کا علاج کیا۔ یعنی فجر سے مغرب تک کھانے اور پینے کی سختی سے ممانعت کردی۔ چند ہی روز بعد شفا ظاہر ہونے لگی اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مریض صحت یاب ہوگیا اور اس کا معدہ قوی ہوگیا اور اس کی صحت بحال ہوگئی۔

رمضان اور شیطان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمان (جنت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں (تاکہ وسوسہ نہ ڈال سکیں)۔

بھول چوک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھول کر (روزہ کی حالت میں) کھا لیا اور پی لیا وہ اپنا روزہ پورا کرے اس لئے کہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے

اسی حالت میں نہ صرف یہ کہ روزہ کی قضا نہیں لازم آئے گی بلکہ یہ روزہ تسلیم کر

لیا جائے گا اور اس کا ثواب بدستور ملے گا۔

ماہ رمضان میں دوزخ کے دروازے بند ہونے اور جنت کے دروازے کھلنے کی حکمت

یہ بات ظاہر ہے کہ دنیا میں عام شرو بدیاں جو انسانوں سے سرزد ہوتی ہیں۔ وہ ان کی سیری و قوت جسمی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ لہٰذا روزہ کے باعث جب قوت جسمی میں فتور آجائے تو گناہوں میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ جب انسان محض خدا تعالیٰ کے لئے بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں اور گناہوں کو ترک کرتے ہیں تو ان کے لئے رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے جنت کے دروازے ان کے لئے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند بھی ظاہر ہے جب گناہوں کا دروازہ ہی بند ہو گیا جس کے باعث سے غضب الٰہی کی آگ بھڑکتی ہے تو بے شک دوزخ کے دروازے بھی بند ہو جائیں گے۔

اور شیاطین کا جکڑا جانا بھی ظاہر ہے کہ جب بنی آدم کے رگ و ریشہ اور جسم میں توانائی اور شکم سیر ہوتا ہے تو گناہوں کی طرف بھی انسان کی رغبت ہوتی ہے اور اندر سے پٹھوں ونسوں سے شیطانی تحریکات شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر جب سارے جسم پر بھوک و پیاس کا اثر ہو اور بحکم الٰہی شہوانی قوی کو روزہ کے ذریعہ دبایا جائے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ اس طرح سے شیطان جکڑے جاتے ہیں۔

روزہ دار کے منہ کی بو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ بے شک روزدار کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک قیامت کو کستوری سے زیادہ خوشبو والی ہو گی۔

روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ خوشبو دار ہونے کی حکمت

(۱) یہ معقول اور قابل قدر بات ہے کہ تحصیل کمالات کے لئے جو محنتیں و مشقتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ پہلے جسم پر ان سے اتنی بڑی کوفتیں اور تھکان ہوتی ہیں کہ جسم کو ناگوار و بو دار معلوم ہوتی ہیں مگر ان کے آخری نتائج کی امیدیں انسان کو خوش گوار اور معطر نظر آتی ہیں اور بالآخر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور ان محنتوں و مشقتوں کا بیابان فرحت اور خوشبو دار بستان سے بدل جاتا ہے۔

۲۔ روزہ دار کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشبو دار ہونے کی حکمت یہ ہے کہ اس جہاں کے اعمال کا بدلہ دوسری شکلوں میں ہوگا۔ دنیا میں اجسام پر روحوں کا غلبہ ہے اور آخرت میں اجسام کا روحوں پر غلبہ ہو گا یہاں اعمال قالب ہیں اور اس کے ثمرات روحیں ہیں۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ قالب و روح کی صورت یکساں نہیں ہوتی اور دراصل اور اس کے نتیجہ میں مشابہت ہونا ضروری نہیں۔

۳۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک درخت کا بیج جو زمین میں بویا جاتا ہے وہ مٹی اور پانی کی تراوت سے متعفن ہو کر بودار بن جاتا ہے اور پھر وہ اگتا ہے اور جب اس کو پھول و پھل لگتے ہیں تو ان کا کچھ اور ہی ذائقہ اور بو ہوتی ہے اور جب ان کو پکا کر کھایا جائے تو کچھ اور ہی مزہ آتا ہے۔ ایسا ہی روزہ دار کے منہ کی بو بیج داصل ہے اور قیامت میں اس کا کستوری سے بھی زیادہ خوشبو دار ہونا اس کا نتیجہ و پھل ہوگا۔

۴۔ روزہ دار کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک خوشبو دار ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے ہاں خوشبو کا محسوس کرنا ہماری طرح نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک تو وہ بدبو ہے

مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ میں موسیٰ بن محمد موذن کے پاس حرم مکہ کے منارہ میں مقیم تھا اور مسجد میں اس نے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا۔ جس سے ہر کسی کو گھن آتی تھی میں بموجب حدیث نبوی جانتا تھا کہ جس چیز کی بو سے بنی آدم کو ایذا پہنچے اس سے ملائکہ کو بھی ایذا پہنچتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں تھوم اور پیاز وغیرہ ایسی چیز کا رکھنا منع فرمایا ہے۔ رات کو سونے کے وقت میرا ارادہ تھا کہ موسیٰ بن محمد کو کہہ دوں کہ اس طعام کو مسجد سے نکال دے۔ سو اسی حالت میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور بحالت خواب میں میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا تو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ اس طعام کے متعلق کچھ مت کہو۔ کیونکہ اس طعام کی بو جیسی تمہارے نزدیک ہے ویسے میرے نزدیک نہیں ہے۔

روزہ اور سحری

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے اور فرمایا "سحری کھانے سے دن کے روزے پر استعانت کرو اور قیلولہ سے رات کے قیام پر" اور فرمایا تین شخصوں پر کھانے میں انشاء اللہ حساب نہیں جبکہ حلال کھایا روزہ دار اور سحری کھاتے والا اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔

افطاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تین چیزوں کو محبوب رکھتا ہے۔ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا"۔

سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی کی حکمت

(۱) ہر عمل کو اپنے مناسب وقت و

موقعہ پر بجالانا اعتدال ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی ابتداء وانتہا بیان نہ فرماتے تو بعض وہمی لوگ عشار تک روزہ افطار نہ کرتے یا ابتداء یعنی سحری کی حد کم کر دیتے تو ان کی تقلید میں عام لوگ کو تکلیف ہوتی اور بلا وجہ مشقت اٹھاتے۔

۲۔ رات دن کی جداگانہ تاثیرات معروف ومشہور ہیں اور روزہ رکھنا دن کے وقت میں شروع ہوا ہے۔ لہٰذا دن کی برکات کے آثار علیحدہ ہیں اور جو خیرات وبرکات کے آثار اس ماہ کی رات سے وابستہ ہیں وہ جدا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کے وقت جلدی افطار وتاخیر سحری کی روایت آئی ہے تاکہ دونوں وقتوں کے درمیان امتیاز حاصل ہو جائے۔ کیونکہ انسان کے ہر فعل کی ابتداء اور انتہا پر جو کچھ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان کے حقائق بھی علیحدہ علیحدہ اور ان کی جزا بھی علیٰ حسب مناسبت علیحدہ صورتوں میں ہوگی۔

ضروری مسائل

(مسئلہ) روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔

(مسئلہ) روزہ کی نیت یہ ہے۔ نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔ یعنی میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کے لئے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا۔

نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے کہنا شرط نہیں مگر زبان سے کہنا مستحب ہے

روزہ افطار کرنے کی نیت:۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ میں نے تیری رضا کے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

(مسئلہ) کھانے پینے جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو

(مسئلہ) حقہ، سگریٹ، سگار، چرس وغیرہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچتا ہو بلکہ پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ پیک تھوک دی ہو کہ اس کے باریک اجزاء ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔ (بہار شریعت)

(مسئلہ) شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں۔ منہ میں رکھی اور تھوک نگل گیا روزہ جاتا رہا۔ یونہی دانتوں کے درمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اسے کھا گیا یا کم ہی تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالی یا دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا یا کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا تو نہیں۔ (بہار شریعت)

(مسئلہ) عورت کا بوسہ لیا یا چھوا یا مباشرت کی یا گلے لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اور عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہ گیا۔ عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا دبیز ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوئی تو فاسد نہ ہوا اگرچہ انزال ہو گیا۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

(مسئلہ) قصداً منہ بھر قے کی اور روزدار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہو گئی تو منہ بھر ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹائی تو اگر منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اگرچہ لوٹ گئی یا اس نے خود لوٹائی اور منہ بھر ہے اور اس نے لوٹائی۔ اگرچہ اس میں سے چنے کے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔

تنبیہ روزہ ٹوٹنے کی کوئی صورت پیش آئے تو فوراً کھانے پینے سے پہلے کسی عالم کی طرف رجوع کریں۔ جہلا سے فتویٰ نہ لیں نہ ہی اپنے آپ کوئی حکم لگائیں۔

مرتب: علی احمد سندیلوی، ۱۷ شعبان ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۲ فروری ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ قبل از نماز مغرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعتکاف کے معنی لغت میں اعتکاف ٹھہرنے گوشہ نشین ہونے اور نفس کو کسی جگہ مقید کرنے کے ہیں۔ اور شریعت میں اس کے معنی ہیں۔ ٹھہرنے کو عبادت سمجھتے ہوئے کسی ایسی مسجد میں ٹھہرنا جس میں پنج وقتہ نماز ہوتی ہو قرآن مجید میں یہ بھی لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اور ہم نے ابراہیم و اسمٰعیل (علیہ السلام) کو حکم کیا کہ پاک رکھو میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے[1] ایک دوسرے آیت میں ہے۔ "اور جب تم مساجد میں اعتکاف کرو تو عورت کے پاس مت جاؤ"[2]

پہلی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی امتوں میں بھی اعتکاف کو مقام حاصل رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی عبادت سمجھ کر اعتکاف کیا کرتے تھے۔

وجہ تسمیہ لفظ اعتکاف عکف سے نکلا ہے جسکے معنی روکنے اور منع کرنے کے ہیں چونکہ معتکف بحالت روزہ تمام دنیوی ضرورتوں اور کاموں اور اغراض نفسانیہ سے اپنے آپ کو بقصد عبادتِ الٰہی مسجد میں روک کر درِ الٰہی پر گرا دیتا ہے اس لیے اس فعل و کام کا نام اعتکاف ہوا۔

روزہ عاشقانہ رنگ میں ایک تصویری زبان کی دعا و الحاج ہے۔ اور اعتکاف عاشق کا دروازۂ معشوق پر اپنے آپکو بحالت تضرع و زاری پیش کرنا ہے گویا معتکف اپنے آپکو درگاہِ الٰہی میں ایسا مقید کرتا ہے جیسے کہ ایک منت و سماجت کرنے والا سائل کسی کے دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے اور اپنے حاجت و مراد حاصل ہوئے بغیر نہیں اٹھتا۔

[1] سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۲۶ [2] سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۸۸

یا یہ کہ عاشق زار کیطرح اپنے معشوق کے دروازہ پر بھوکا پیاسا بن کر اور دنیا کی تمام حاجتیں واغراض سے فارغ اور بے پرواہ ہوکر محض جلوۂ محبوبہ و معشوق کے لیے اسکے دروازہ پر معتکف ہو جاتا ہے۔ اور جب تک اسکا معشوق اسکو منہ نہ دکھائے اسکے در سے نہیں ہٹتا۔ اور اس کے شوق میں ساری لذتیں چھوڑ کر اسکے اوپر سر رکھ دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اعتکاف خانہ خدا یعنی مسجد کے بغیر کہیں جائز نہیں کیونکہ عاشق طالب دیدار کو اپنے معشوق کے دروازہ پر کرنا چاہیئے اور یہی وجہ ہے کہ حالت اعتکاف معتکف کو رات میں بھی اپنی عورت سے مباشرت کرنی جائز نہیں۔ کیونکہ صادق عاشق کو ان باتوں کا کہاں خیال رہتا ہے۔ اور یہ جو ماہ رمضان کے عشرہ آخری میں لیلۃ القدر کا ظہور روایات میں مذکور ہے وہ اسی تجلی الٰہی کیطرف اشارہ ہے جسکا ظہور عاشقان الٰہی پر ہوتا ہے۔

اعتکاف کی حقیقت

اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یکسو اور سب سے منقطع ہو کر بس اللہ سے لو لگاکے اس کے در پہ یعنی کسی مسجد کے کونے میں پڑ جائے، اور سب سے الگ تنہائی میں اس کی عبادت اور اسی کے ذکر و فکر میں مشغول رہے۔ یہ خواص بلکہ اخص الخواص کی عبادت ہے۔

نزول قرآن سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک میں سب سے یکسو اور الگ ہو کر تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر و فکر کا جو جذبہ پایا جاتا پیدا ہوا تھا۔ جس کے نتیجے میں آپ مسلسل کئی مہینے غارِ حرا میں خلوت گزینی کرتے رہے۔ یہ گویا آپ کا پہلا اعتکاف تھا۔ اور اس اعتکاف ہی میں آپ کی روحانیت اس مقام تک پہنچ گئی تھی۔ کہ آپ پر قرآن مجید کا نزول شروع ہو جائے۔

چنانچہ حرا کے اس اعتکاف کے آخری ایام ہی میں اللہ کے حامل وحی فرشتے

جبرائیل علیہ السلام سورۃ اقراء کی ابتدائی آیتیں لے کر نازل ہوئے۔ تحقیق یہ ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ اور اس کا آخری عشرہ تھا۔ اور رات شب قدر تھی۔

اعتکاف کی روح اعتکاف کی روح دل کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ اور مخلوقات سے الگ ہوکر صرف ایک خدا کی یاد میں مشغول و منہمک ہوجانا اسی کی سوچ و فکر یہی نذکرے، اسی کی بات چیت یہاں تک کہ انسان کے دل و دماغ پر خدا ہی کا تصور چھا جائے اور اسی کی یاد دل میں سما جائے اور بجائے مخلوق کے خالق ہی سے دل لگ جائے۔

اعتکاف کی اقسام اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) واجب جو منت اور نذر کی وجہ سے ہوتا ہے مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں اس بیماری سے ٹھیک اور تندرست ہوگیا یا میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف کرونگا یا بغیر کسی شرط کے یہ کہے کہ میں اپنے اوپر اتنے دنوں کا اعتکاف لازم کرتا ہوں، ان تمام صورتوں میں جتنے دنوں کی نیت کی ہے اتنے دن روزے رکھ کر، اعتکاف کرنا لازم اور ضروری ہو جائے گا۔

(۲) دوسری قسم سنت مؤکدہ ہے جو رمضان شریف کے آخری عشرہ یعنی آخری دنوں میں ہوتا ہے اس کا وقت رمضان المبارک کی بیس ۲۰ تاریخ کے غروب آفتاب سے لیکر عید کا چاند نظر آنے تک ہے۔ حضور علیہ السلام ان ایام میں ہر سال پابندی سے ساتھ اعتکاف فرماتے تھے۔ جیسا کہ ابھی تفصیل آرہی ہے۔

(۳) تیسری قسم اعتکاف نفل ہے اس میں نہ تو کسی وقت کی شرط ہے نہ کسی دن کی قید، بلکہ انسان جس وقت اور جس روز چاہے مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرلے۔ جب تک مسجد میں رہے گا۔ اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔

یہاں یہ واضح رہنا ضروری ہے کہ اعتکاف واجب اور اعتکاف مسنون کے لیے روزہ شرط ہے روزے کے بغیر یہ اعتکاف ادا نہیں ہوتے، لیکن نفلی اعتکاف کے

لیے روزہ ضروری نہیں اس لیے ہر شخص جو اسکا خیال اور اہتمام کرنا چاہیئے کہ جب بھی مسجد میں آئے اگرچہ دس یا پانچ منٹ کے لیے ہو اعتکاف کی نیت کر لیا کرے۔ ادھر نماز پڑھتا رہا کرے گا اور ساتھ ہی ساتھ اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ اس طرح اگر ہم ذرا سی توجہ اور فکر کر لیا کریں اور روزانہ بغیر کسی محنت و مشقت کے مفت میں کتنے اعتکافوں کا ثواب ہو سکتا ہے۔

اعتکاف کی برکتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا۔

وہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے اتنی ہی نیکیوں کا ثواب جاری رہتا ہے جتنا ان نیکیوں کے کرنے والے کے لئے ہوتا ہے[1]

اس حدیث میں اعتکاف کی برکتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) پہلی یہ کہ اعتکاف کی وجہ سے گناہوں سے حفاظت ہو جاتی ہے ورنہ عام حالات میں بسا اوقات کوتاہی اور لغزش سے کچھ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ آدمی گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ رمضان المبارک کے متبرک وقت میں معصیت کا ہو جانا کس قدر بڑا جرم ہے۔ اعتکاف کی وجہ سے ان سے امن اور حفاظت رہتی ہے۔

(۲) اعتکاف کی دوسری برکت یہ ہے کہ دوران اعتکاف مسجد میں بیٹھے رہنے کے باعث کئی ایسے نیک اعمال ہیں جن میں معتکف حصہ نہیں لے سکتا۔ مثلاً وہ نماز جنازہ میں شرکت نہیں کر سکتا مریض کی عیادت اور خدمت نہیں کر سکتا۔ لیکن اعتکاف کی وجہ سے وہ اس قسم کی جن عبادتوں سے رکا رہا۔ ان کا اجر بغیر کئے بھی ملتا رہے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فیاضی کی کتنی بڑی شان ہے۔

(۳) اعتکاف کے دوران انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینے کا موقعہ ملتا ہے وہ اپنی کمزوریاں اور نقائص پر نظر ڈالتا ہے۔ ماضی کی غلطیوں پر ندامت کرتا ہے اور پھر گڑگڑا کر آئندہ

[1] مشکوٰۃ شریف

کرتا ہے آئندہ کے لیے ان بداعمالیوں سے پرہیز کرتا ہے۔ مستقبل میں نیکو کار بننے کا پکا ارادہ کرتا ہے۔

(۴) اعتکاف کے وقفہ میں انسان عام انسانوں سے بہت کم ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے لو لگاتا ہے اور اس کے احکام پر غور و فکر کرتا ہے۔ اس کے ارشادات کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو اسلام کے سانچے میں ڈھال لینے کی کوشش کرتا ہے اور دوسروں میں بھی اس اعلیٰ تعلیم کو پھیلاتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اعتکاف کی ان برکتوں کو حاصل کرنے کے لیے رمضان المبارک کے مہینہ میں اس سے فائدہ اٹھائیں

حضور علیہ السلام کی عادت مبارکہ

حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دیدی پھر اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔[۱]

تشریح :— ازواج مطہرات اپنے حجروں میں اعتکاف فرماتی تھیں اور اور خواتین کے لیے اعتکاف کی جگہ اُن کے گھر کی وہی جگہ ہے جو انہوں نے نماز پڑھنے کی مقرر کر رکھی ہو اگر گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف کرنے والی خواتین کو ایسی جگہ مقرر کر لینی چاہیئے۔

کان یعتکف (اعتکاف فرمایا کرتے تھے) سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل وفات تک رہا اس لیے حضورؐ کی سنت مبارکہ ہے کہ ۲۰ رمضان کی مغرب سے عید کا چاند تک اعتکاف کیا جائے لیکن سب صحابہ اور سب اہل خانہ کا ہمیشہ کا اعتکاف نہیں ہے تو یہ اس کی دلیل ہے کہ سنت کفایہ ہے سب پر نہیں اور احادیث سے اسکا اہتمام و تاکید اور اسکا بڑا ثواب ثابت ہے۔

[۱] متفق علیہ

نیز ہمیشگی سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے اور چونکہ حضورؐ نے اسکا حکم اُمت کو صراحتہً نہیں دیا بلکہ رغبت دلائی ہے۔ اسلئے اعتکاف واجب نہیں۔ کیونکہ وجوب کے لیے حکم دینا ضروری ہے۔ اسلئے یہ حدیث علیؒ احناف کی دلیل ہے کہ رمضان المبارک کا اعتکاف سُنت مؤکدہ ہے۔ اور مدینہ منورہ میں صرف حضور انورؐ اور بعض صحابہ کرام و بعض امہات المومنین ہی اعتکاف کرتے تھے۔ سب مسلمان نہ کرتے تھے۔ جو اسکے سنت موکدہ علی الکفایۃ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں گھر کے ہر اس چھوٹے بڑے کو بیدار فرما دیتے جو نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا۔ [۱]

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی عبادت سے پیے تیارہ اور مستعد ہو جاتے اور عورتوں سے پرہیز کرتے تھے۔ [۲]

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ رمضان کے آخری دس دنوں میں کوشش و جدّوجُہد کرتے تھے جو اور دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ [۳]

اعتکاف کے فضائل و برکات

(۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرہ کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ [۴]

(۲) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص حالت ایمان میں ثواب کی اُمید کرتے ہوتے اعتکاف کرتا ہے اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں [۵]

(۳) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے

۱؎ طبرانی ۲؎ بخاری، مسلم۔ ۳؎ احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ
۴؎ رواہ البیہقی ۵؎ روایت دیلمی

کسی بھائی کے کام میں چلے اور کوشش کرے یہ اس کے لیے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیتا ہے۔ جن کی مسافت زمین و آسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے ایک روایت میں دس کی بجائے بیس سال کا ذکر ہے۔

عقلی فضیلت

(۱) یہ عمل سب اعمال سے اشرف ہے کیونکہ ہر نماز اور اسکے بعد سے دوسری نماز کا معتکف منتظر رہتا ہے اور حدیث میں ہے کہ اسکے منتظر کے لیے بھی نماز کا ثواب ہے پھر یہ عمل دس دن رات کا مسلسل عمل ہے۔ دوسری اشرفیت یہ ہے کہ یہ حالت غیر اللہ سے منقطع ہونے کی اور قرب الٰہی کی ہے

(۲) اعتکاف میں چونکہ انسان دُنیا کے تمام دھندے اور جھگڑے چھوڑ کر اپنے آپ کو اور اپنے تمام اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیئے وقف کر دیتا ہے اس لیے چاہیئے کہ اسی ذات پاک کی یاد میں مشغول ہو کر اپنے تمام تفکرات و خیالات کو اسی کی طرف مرکوز کر دے یہاں تک کہ دنیا کی محبت اور انس کو اپنے قلب سے نکال کر صرف اسی رحیم و کریم کی محبت اور اس کے ساتھ انس کو قائم کرنے میں لگ جائے۔ مرنے کے بعد یہی محبت اور الفت قبر کی تنگیوں اور سختیوں میں اور میدانِ حشر کی تکلیفوں اور پریشانیوں میں کام آنے والی ہے۔

اس عبادت کے فضائل اتنے ہوتے ہوئے بھی اگر ہم اس سے محروم رہیں تو یہ ہماری بدنصیبی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم غفلتوں ہی میں پڑے رہیں اور یہ وقت ہم سے نکل جائے بعد میں کف دست ملتے ہوتے آنسو بہائیں۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کیا آئندہ سال یہ بابرکت آخری عشرہ میسّر ہو یا نہ ہو اس لئے آج صحت و تندرستی کی نعمت کی قدر کرتے ہوتے پورا پورا فائدہ

ے رواہ الحاکم

حاصل کرنا چاہیئے۔

اعتکاف کے آداب

اعتکاف کے آداب میں سے یہ ہے کہ وہاں ثواب اور بیہودہ کی باتیں کرے

خدا تعالیٰ ہمت دے تو پورے عشرہ اخیر رمضان کا اعتکاف مسنون ادا کرنے کی کوشش

کریں اور حتی الوسع افضل المساجد میں اعتکاف کیا جائے، اپنے شہر میں جس مسجد میں

جمعہ ادا کیا جاتا ہے شہر کی وہی افضل المساجد ہے سفر حجاز میں اول بیت اللہ شریف

پھر مسجد نبوی افضل ہیں۔

اپنی طاقت کے مطابق معتکف اپنے اوقات عبادات الٰہی میں صرف کرے مثلاً

نوافل پڑھے تلاوت کلام پاک کرے۔ تفسیر اور حدیث یا ان کی شرح کی کتابیں دیکھے

علم دین کی صحیح مستند کتابیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک حضرات انبیاء

اکرام کے حالات وحکایات ان کے اقوال و ملفوظات اور دیگر نصیحت آمیز کتابیں

اور مسائل شرعیہ کی کتابیں پڑھے پڑھائے سنے اور سنائے اور جو بات سمجھ میں

نہ آئے کسی اچھے عالم سے اس کا مطلب دریافت کرلے، بلکہ جو کتاب بھی مطالعہ

کرے یا اسکو دکھلائے تاکہ بجائے فائدہ کے نقصان نہ ہو۔ کیونکہ آج کل ایسی

کتابیں اور رسالے بھی چھپ گئے ہیں کہ آدمی کو دین ہی سے نفرت ہو جاتی ہے۔

اختلافی مسائل کی کتابیں بھی حتی الوسع نہ پڑھے ان کو عالموں کے سمجھے ہاں فضائل کی

کتابوں کا معمول بنائے۔

اذکار مسنونہ پڑھے۔ جتنی تسبیح باآسان پڑھ سکے سب بہتر ہیں مثلاً تسبیحات یہ

ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ استغفار جو یاد ہو وہی پڑھے مثلاً

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَارَبِّ اغْفِرْ لِیْ یَارَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔

یا سیدالاستغفار یعنی سب استغفار کا سردار جس کی فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی ایک مرتبہ یقین کے ساتھ صبح کے وقت پڑھ لے اور شام سے پہلے اس کا انتقال ہوجائے تو وہ جنت میں داخل ہو وہ سیدالاستغفار یہ ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اگر والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے استغفار کرنا چاہیے تو یہ دعا بھی کلام پاک میں آئی ہے ۔ لیکن یہ خیال رہے کہ جو ذکر بھی کرے ۔ ہو بالخصوص استغفار تو دھیان اور توبہ کے ساتھ کرے ۔ کم ازکم یہ خیال تو کرے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہوں۔ اس کے علاوہ درود شریف کثرت سے پڑھے ۔

صلوٰۃ تسبیح کا بہت ثواب ہے ۔ اس کے پڑھنے سے دس قسم کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۔ کم ازکم ایک مرتبہ روزانہ درود پڑھ لیا کرے ۔ پانچوں وقت تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرے ۔ اشراق کی نماز یا چار رکعت نفل ، چاشت کی دو یا چار یا آٹھ رکعت نفل زوال کے بعد چار رکعت سنن زوال پڑھے یہ ظہر کی سنتوں کے علاوہ ہیں اور مغرب کے بعد چھ رکعت اوابین کی پڑھے ان تمام نوافل کا بہت ثواب احادیث میں آیا ہے ۔

عصر کے فرضوں سے فارغ ہوکر مغرب تک ذکراللہ میں مشغول رہے جیسے صبح کی نماز پڑھکر اشراق تک ذکراللہ میں مشغول رہنے کا خاص وقت ہے تہجد پڑھے جو دو رکعت سے لیکر بارہ رکعت تک ہیں ۔ نیت خواہ نفل کی کرے یا سنت کی کرے

دونوں طرح درست ہے۔

شب قدر کی پانچوں راتوں میں جاگ کر عبادت کرنے کی پوری کوشش کرے اپنے والدین عزا اقارب اور جملہ مسلمانانِ عالم کے لئے دعا کرے۔ رجب بھی کوئی عبادت اور ذکر کرے اتنی دیر تو کرے کہ اپنے کو کچھ منفعت ہونے لگے ہاں اتنا زیادہ بھی نہ کرے کہ طبیعت ملول ہو جائے اور آئندہ بالکل ہی چھوڑ دے تھوڑا ہو مگر ہمیشہ کرتا رہے وہ بہتر ہونا۔

اپنے شیخ کے تعلیم کردہ اوراد و وظائف بجالائے۔ کسی کو نماز اور قرآن سنا کر صحیح کرے اپنی عمر کو بہت تھوڑی تصور کرکے جو کچھ عمل ہو جائے غنیمت جانے لیکن ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہونی چاہیے۔

طریقہ صلوٰۃ التسبیح

اللہ اکبر کہہ کر سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

پندرہ بار پڑھے پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰه اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔

اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰه اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع و تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے یونہی چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو بار ہوئیں اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ: اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں ا
اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے

• معتکف نے بھول کر دن میں کھالیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا گالی گلوچ یا جھگڑا
کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا مگر بے نور بے برکت ہوتا ہے ۲

• معتکف مسجد ہی میں کھائے پیئے سوئے ان امور کے لئے مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف
اعتکاف جاتا رہے گا۔ مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو ۵

• غیر معتکف کو مسجد میں کھانے پینے کی اجازت نہیں۔ اور یہ کام کرنا چاہیے تو
اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی کرے پھر یہ کام کر سکتا ہے

• جب مسجد داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے جبتک مسجد میں رہے بغیر محنت
ثواب ملتا رہے گا۔ مسجد میں اگر دروازے پر یہ عبارت لکھ دی جائے کہ اعتکاف
کی نیت کر لو اعتکاف ثواب پاؤ گے تو بہتر ہے کہ جو اس سے ناواقف ہیں انہیں معلوم
ہو جائے گا۔ اور جو جانتے ہیں ان کے لئے یاد دہانی ہو ۵

اعتکاف میں پردہ ڈالنا

اعتکاف میں پردہ ڈالنا اور نہ ڈالنا دونوں طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت
ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے ا۔ اعتکف فی قبہ
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا جس کے
دروازہ پر چٹائی کھڑی کر رکھی تھی۔ اس روایت سے پردہ کا ثبوت ہوتا ہے دوسری
روایت اس طرح ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ
ویوضع لہ سریرہ وراء اسطوانۃ التوبۃ
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کے لئے تخت و فرش کو اسطوانہ توبہ کے پیچھے
جنت کی کیاری میں بچھا دیتے تھے۔ اس میں تخت و فرش کا ذکر ہے اور پردہ کا ذکر

ا۔ جمع الفوائد جلد ا صفحہ ۱۴۳

نہیں ہے لہٰذا معتکف اپنے نفس کو دیکھے اگر پردہ ڈالنے سے عجب اور کبر و تکبر پیدا ہونے کا یا ریاکاری کا خطرہ ہو تو پردہ نہ ڈالے تاکہ خواہ مخواہ ظاہری صورت سے یہ ناجائز امراض پیدا نہ ہوں اور عبادت خراب نہ ہو جائے

اعتکاف کی روح کی روح

یاد رکھئے خلوت (تنہائی) اعتکاف کی روح ہے اور ذکر اللہ روح الا روح (روح کی روح) ہے۔ کیونکہ جس کے کوچہ میں سب کچھ چھوڑ کر جا پڑیں گے کیا اسکو دل سے بھلا سکتے ہیں سو اسکی یاد ضرور رہتی اور یہی حاصل ہے لا الٰہ الا اللہ" کا اعتکاف میں اسی مقصد لا الٰہ الا اللہ کی طرف توجہ رہے اور اس کی حقیقت فنا محض ہے۔ یعنی احکام الٰہی کے سامنے اپنے وہ تمام ارادے اور خواہشات جو اس کلمہ کے خلاف ہیں چھوڑ کر امتثالِ امرِ الٰہی ہو جائے اور اس کی یاد دل میں جم جائے۔ اس نیت سے اگر اعتکاف کیا جائے تو واقعی وہ معتکف ہے۔

اعتکاف کے احکام و مسائل

- رمضان المبارک کے عشرہ اخیر کا اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ایک محلہ کے لوگوں میں سے ایک شخص نے بھی اعتکاف کر لیا تو اس ذمہ سے سب سبکدوش ہو جائیں گے اور اگر کسی نے بھی اعتکاف نہ کیا تو سب کے سب گناہ گار ہوں گے۔ اس لئے محلہ والوں کے ذمے یہ ضروری ہے کہ وہ بیس رمضان المبارک آنے سے پہلے اس بات کی تحقیق کریں کہ محلے کی مسجد میں کوئی شخص اعتکاف کر رہا ہے یا نہیں؟ بیس[۲۰] رمضان المبارک کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہو جانا چاہیے۔
- اعتکاف کسی ایسی مسجد میں کرنا چاہیے جس میں پانچ وقت نماز باجماعت ہوتی ہو۔ [۱]

[۱] جمع الفوائد جلد زا صفحہ ۲

• عورت کو اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہیئے اور اگر گھر میں نماز کے لیے کوئی جگہ نہ ہو تو اعتکاف کرنے سے پہلے مکان کے کسی گوشہ کو اس کے لئے مخصوص اور متعین کر لینا چاہیے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں غفلت و لاپرواہی کی وجہ سے اتنی بڑی عبادت اور سعادت سے محروم ہی رہتی ہیں۔ حالانکہ مردوں کی بنسبت عورتوں کے لئے اعتکاف کرنا زیادہ سہل اور آسان ہے اس لئے ان کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلانی چاہیے۔

• اگر زمانہ اعتکاف میں عورت کو ماہواری شروع ہو جائے تو اعتکاف کو توڑ کر باہر آ جائے۔

• اعتکاف کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کے ذکر و اذکار تلاوت قرآن درس و تدریس دینی کتب کے مطالعہ اور وعظ نصیحت میں مشغول رکھے خاموشی کو عبادت سمجھ کر خالی چپ چاپ بیٹھے رہنا مکروہ ہے اور اسی طرح مسجد میں غیر ضروری اشیاء کی خرید و فروخت کرنا اور بے ضرورت باتیں کرنا جھگڑا فساد کرنا بھی مکروہ ہے ان سب چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

• اعتکاف کرنے والے کو صرف پیشاب پاخانہ اور فرض غسل کرنے کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے جمعہ کے غسل کے لئے نکلنا جائز نہیں مسجد میں اعتکاف کیا ہے۔ اگر اس میں جمعہ نہ ہوتا ہو تو کسی قریبی جامع مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے اتنے پہلے سے جانا جائز ہے کہ وہاں پہنچ کر پہلے چار سنتیں اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ سکے۔

• اگر شرعی یا طبعی ضرورت اور مجبوری کے بغیر معتکف تھوڑی دیر (ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم) وقت کے لئے اپنے معتکف اعتکاف کی جگہ سے باہر چلا گیا عملاً یا سہواً تو واجب اعتکاف اور سنت فاسد اور نفل اعتکاف ختم ہو جائے گا

حسب ذیل صورتوں میں معتکف کو اعتکاف کی جگہ سے نکلنا جائز نہیں اگر
نکلے گا۔ تو واجب اور سنت اعتکاف فاسد اور نفل اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

(۱)۔ محض تبرید (ٹھنڈک) کے واسطے غسل کرنے کے لئے

(۲) خوف یا بیماری کی وجہ سے۔

(۳) اپنی جان مال اور بیوی بچوں کو ظالموں کے پنجے سے چھڑانے کے لئے۔

(۴) مریض کی عیادت کے لئے۔

(۵) نماز جنازہ میں شرکت کے لئے۔

(۶) گواہی دینے کے لئے

(۷) جہاد کے لئے (اگرچہ جہاد کے لئے منادی یا طلب ہو)

(۸) کسی ڈوبتے ہوئے شخص کو بچانے کے لئے

(۹) آگ بجھانے کے لئے

(۱۰) مسجد کے گرنے کے خوف سے

(۱۱) معتکف سے باہر نکال دیئے جانے سے۔ (مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اس کو گرفتار کر کے لے جائیں۔ یا کسی کا قرض ہو۔ اور وہ باہر نکال لے یا کوئی ظالم معتکف سے جبراً نکال دے

۱۲. کسی شرعی یا طبعی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے باہر نکلنے کی صورت میں قرض خواہ نے قرض وصول کرنے کے لئے راستہ میں روک لیتے یا بیمار ہو جانے کی وجہ معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جانے سے۔

۱۳. کسی شرعی یا طبعی عذر سے معتکف سے نکلنے کی صورت میں ضرورت سے زیادہ دیر تک باہر ٹھہرے رہنے سے۔

۱۴۔ جماع اور دواعی و مقدمات جماع (مباشرت فاحشہ، بوسہ لینا۔ معانقہ کرنا، مساس

کرنا وغیرہ) اعتکاف کی حالت میں حرام اور ناجائز ہیں۔ جماع سے تو ہر حال میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے خواہ قصداً ہو یا بھولے سے دن میں ہو یا رات میں انزال ہو یا نہ ہو۔ (بدائع) اور دواعی جماع سے صرف اس صورت میں کہ انزال ہو جائے اگر محض تخیل (تصور) سے کوئی (شہوت انگیز) صورت دیکھ کر انزال ہو جائے تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ احتلام کا بھی حکم ہے۔[۲]

تنبیہ نمبر ۱: اگر شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے نکلے اور اس درمیان میں خواہ ضرورت پوری ہونے سے پہلے یا اس کے بعد کسی مریض کی عبادت کرے یا نماز جنازہ میں شریک ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[۳]

تنبیہ نمبر ۲ جہاد کے لئے نکلنے کی صورت میں اعتکاف تو ٹوٹ جائے گا لیکن اس پر کوئی ملامت نہ ہوگی۔ اگر جہاد کے لئے عام منادی نہ ہو تو اس وقت نکلنے سے اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا اور اس پر ملامت بھی ہوگی۔

تنبیہ نمبر ۳۔ نمبر ۸ تا ۱۰ کی صورت میں معتکف سے نکلنا گناہ تو نہیں۔ بلکہ جان بچانے کے لئے ضروری ہے مگر اعتکاف قائم نہ رہے گا۔

تنبیہ نمبر ۴: اگر مسجد گرنے لگے یا کوئی جبراً مسجد سے نکال دے اور معتکف یہاں سے نکل کر فوراً دوسری مسجد میں چلا جائے تو اعتکاف سنت فاسد نہ ہوگا بشرطیکہ مسجد سے نکلتے وقت یہی نیت ہو کہ دوسری مسجد میں چلا جاؤں گا۔ اور راستہ میں کسی کام میں مشغول بھی نہ ہو۔ ابن ہمام نے اس صورت میں بہر کیف فساد کا قول کیا ہے

● واجب اعتکاف کم از کم ایک دن کا ہو سکتا ہے۔ زیادہ جس قدر نیت کرے واجب اعتکاف کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اس کا وقت کم از کم ایک دن ہے اس لئے ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔ سنت اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں ہوتا ہے اور نفل اعتکاف

[۲] تبیین نہ فتح القدیر [illegible] بدائع

کے لئے نہ کوئی وقت مقرر ہے نہ ایام کی تعداد۔

● واجب فاسد ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے اگر نذر کے ایام متعین نہ ہوں تو کل ایام کی ورنہ صرف ان دنوں کی جن میں اعتکاف فاسد ہو سنت اعتکاف کی قضا بعض کے نزدیک واجب نہیں اور بعض نے واجب کہا ہے اس میں احتیاط ہے۔ صرف ان دنوں کی قضا کرے جن میں اعتکاف فاسد ہوا۔ نفل اعتکاف کی قضا واجب نہیں۔

● واجب اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے۔ اگر کوئی یہ نیت بھی کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا۔ تب بھی اس کے لئے روزہ رکھنا لازم ہوگا اسی وجہ سے اگر کوئی صرف رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائے گی۔ کیونکہ رات روزے کا محل نہیں ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دن کی تو پھر تبعاً اور ضمناً داخل ہو جائے گی (صرف دن ہی کا اعتکاف واجب ہوگا یعنی صبح صادق سے غروب آفتاب تک) سنت اعتکاف میں چونکہ روزہ ہوتا ہے اس لئے اس کے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہیں

● امام اعظم ابو حنیفہؒ سے ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ نفل اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ہے۔ صاحبینؒ کا قول بھی یہی ہے احتیاط یہ ہے کہ نفل اور مستحب اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے اور صحیح اور معتمد یہ ہے کہ شرط نہیں۔ مستحب اعتکاف میں دو قول ہیں ایک، یہ کہ اس کی مقدار کم از کم ایک دن ہے اور یہ احتیاط اس کے مطابق ہے دوسرا یہ کہ اس کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں۔

● روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے۔

● جس ضرورت کے لئے معتکف سے باہر جائے۔ اس سے فارغ ہو جانے کے بعد قیام نہ کرے فوراً واپس آ جائے۔

- جہاں تک ممکن ہو اسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اس کے معتکف سے زیادہ قریب ہو مثلاً اگر پاخانہ کے لئے جائے اور اس کا گھر دور ہو اور اس کے کسی دوست وغیرہ کا گھر مسجد کے قریب ہو تو وہیں جائے ہاں اگر اسکی طبعیت اپنے گھر سے مانوس ہو اور دوسری جگہ جانے سے اس کی ضرورت رفع نہ ہو تو پھر اپنے گھر جانا جائز ہے مثلاً معتکف کے دو مکان ہوں، ایک تو اعتکاف کی جگہ سے قریب ہو اور دوسرا دور تو قریب والے مکان میں حاجت رفع کرنا ضروری ہے۔ سراج الوہاج میں ہے کہ بعض فقہا کے نزدیک دور والے مکان میں رفع حاجت کے لئے جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا
- عورت کو بھی اعتکاف کی جگہ سے فقط پیشاب یا خانہ یا کھانے پینے کی مجبوری سے اگر کوئی کھانا دینے والا نہ ہو۔ اٹھنا جائز ہے (اگر کوئی کھانا پانی دینے والا ہے تو اس کے لئے بھی نہ اٹھے) ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سوئے۔ بہتر یہ ہے کہ بیکار نہ رہے۔ قرآن پاک کی تلاوت نفل نمازوں تسبیحوں وغیرہ میں مشغول رہے۔
- نفلی اعتکاف میں عذر یا بلا عذر نکال لیں کچھ حرج نہیں۔
- حالت اعتکاف میں بے ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا بلکہ وہ تحریمی ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہاں اگر کوئی کام نہایت ضروری ہو جیسے گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا قابل اطمینان شخص، شخص خریدنے والا نہ ہو تو ایسی صورت میں مسجد میں رہتے ہوئے خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ رہا مبیع (بکنے کی چیز) کا مسجد میں لانا تو یہ صرف بعض کے یہاں اس شرط سے درست اور جائز ہے کہ مسجد کے خراب ہونے اور جگہ کے رک جانے کا اندیشہ نہ ہو تجارت کے لئے خرید و فروخت جائز نہیں۔

جس مسجد میں اعتکاف کیا ہے اگر وہ وہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہے تو معتکف نماز جمعہ کے لئے اندازہ کر کے ایسے وقت جائے۔ کہ وہاں پہنچ کر تحیۃ المسجد کی دو رکعت لے ساردالمختار۔

اور جمعہ کی چار سنتیں پڑھنے کے بعد خطبہ سن سکے۔ اس مقدار وقت کا اندازہ اس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے وہاں پہنچ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جماعت کے بعد جامع مسجد میں اتنی دیر ٹھہرنا تو بلا کراہت درست ہے جس میں سنتیں اور نفل پڑھ لے اور اس سے زیادہ ٹھہرنا حتّٰی کہ اعتکاف کا اسی مسجد میں پورا کر لینا بکراہت تنزیہی جائز ہے

- جب معتکف کسی ضرورت سے باہر نکلے تو آہستہ آہستہ چلنا جائز ہے۔
- جس منارے پر اذان دی جاتی ہے اس پر اذان کے لئے چڑھنے سے بالاتفاق اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ اگرچہ منارے کا دروازہ مسجد سے باہر ہو۔
- عورت کا شوہر کی اجازت سے اور غلام کا مالک کی اجازت سے اعتکاف کرنا صحیح ہے۔ عورت کو اجازت اعتکاف دینے کے بعد پھر شوہر کو روکنے کا اختیار نہیں مالک اگر غلام کو اعتکاف کی اجازت دے دے اور پھر اعتکاف سے روک دے تو اب غلام اعتکاف نہ کرے۔ اگرچہ مالک اس ممانعت سے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ مکاتب کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مالک کی اجازت کے بغیر اعتکاف کرے مالک اسے منع نہیں کر سکتا۔

مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس کا آقا یہ کہہ دے کہ اتنی رقم ادا کرنے پر تو آزاد ہو جائے گا۔ تنبیہ تنخواہ دار ملازم کو مالک سے اجازت لینی ہوگی جبکہ یومیہ مزدوری پر کام کرنے والے کو ضرورت نہیں۔

- اگر عورت اعتکاف کی نذر کرے تو شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کو روک دے ایسے غلام اور باندی اعتکاف کی نذر کریں تو مالک کو منع کرنے کا حق ہے ہاں جب عورت مرد کے نکاح سے نکل (شوہر مر جائے یا طلاق دیدے) اور غلام آزاد ہو

ے منیا۔ ہندیا۔ ۲ ایضاً ۳ شامی ۴ بحر الرائق ۵ محیط

تو وضو کے لئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔

یونہی اگر مسجد میں وضو و غسل کے لئے جگہ بنا ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اجازت نہیں صل

تنبیہ: اگر جمعہ کے لئے اور محض جسم ٹھنڈا کرنے کے لئے مسجد سے باہر نکلے گا۔ یا غسل کے لئے مسجد کے غسل خانوں میں جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ یونہی اگر ٹونٹیوں پہ کپڑے دھوئے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

• اگر گرمیوں میں پسینہ وغیرہ کی وجہ سے طبیعت میں پریشانی آئی تو کپڑا گیلا کر کے جسم پہ پھیرنے سے کوئی حرج نہیں جبکہ مسجد سے باہر نہ نکلے اور کپڑا پانی میں اس طرح تر نہ کیا ہو کہ قطرے مسجد میں گریں۔

• اگر منت مانتے وقت یہ شرط کر لی کہ مریض کی عیادت اور نماز جنازہ اور مجلس علم میں حاضر ہوگا تو یہ شرط جائز ہے۔ اب اگر ان کاموں کے لئے جائے اعتکاف فاسد نہ ہوگا مگر دل میں نیت کر لینا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہہ لینا ضروری ہے صلہ

تنبیہ: بعض علماء کو اس سے مغالطہ ہوا کہ اعتکاف سنت میں استثناء جائز ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ آخری عشرہ میں اگر استثناء کر لیا تو بھی مسجد سے نہیں نکل سکتا۔ نکلے گا تو اعتکاف سنت ادا نہ ہوگا۔

• پاخانہ پیشاب کے لئے گیا تھا۔ قرض خواہ نے روک لیا۔ اعتکاف فاسد ہو گیا صلہ

• معتکف مسجد میں ہی کھائے پیئے سوئے ان امور کے لیے مسجد سے باہر ہو گا تو اعتکاف جاتا رہے گا مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

• غیر معتکف کو مسجد میں کھانے پینے کی اجازت نہیں اگر یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی کرے پھر یہ کام کر سکتا ہے

لہ۔ بہار شریعت۔ لہ بہار شریعت عالمگیری ردالمحتار سلہ ایضاً

وضو کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے نیت کر کے وضو کریں ، قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھیں ۔ وضو کا پانی پاک جگہ
گرائیں ۔ اور وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ العظیم و الحمد للہ علیٰ دین الاسلام پڑھ
لیں پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں اور اس کا خیال رکھیں کہ انگلیوں
کی گھائیاں اور کروٹیں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں ورنہ وضو نہ ہوگا پھر تین مرتبہ مسواک
کریں پھر تین بار اس طرح کلی کریں کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں
میں غرض ہر بار منہ کے اندر اور ہر پرزہ پر پانی بہہ جائے اور روزہ نہ ہو
تو غرغرہ کریں ۔ اور کلی یا غرغرہ داہنے ہاتھ سے پانی لے کر کریں پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی
ناک میں ڈال کر ناک صاف کریں ۔ اور تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائیں
کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ۔ ہر بار اس پر پانی بہہ جائے اور روزہ نہ ہو تو ناک
کی جڑ تک پانی پہنچائیں ۔ یہ کام داہنے ہاتھ سے کریں ۔ پھر منہ دھونے کے لئے
دونوں ہاتھوں سے ماتھے کے سرے پر لمبا پھیلا کر پانی ڈالیں کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ
دھل جائے ۔ اور دونوں رخسار ساتھ ہی ساتھ دھوئیں اور منہ پر پانی لمبائی میں
پیشانی کے بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان سے
دوسرے کان تک بہائیں ۔

پھر پہلے داہنا پھر بایاں دونوں ہاتھوں کہنیوں تک اس طرح دھوئیں کہ پانی
کی دھار ناخنوں سے کہنیوں تک برابر پڑتی چلی جائے اور اس کا خیال رکھیں
کہ ایک رونگٹا یا بال بھی خشک نہ رہے ۔ اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہوا
بہہ گیا اور اوپر کا حصہ خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا پھر پورے سر کا مسح کریں
اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر ایک

ہاتھ کی باقی انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر گدی تک اسی طرح کھینچتے ہوئے لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ وہاں سے مسح کرتے ہوئے پیشانی تک واپس لائیں اور کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ گلے پر ہاتھ نہ لگائیں کہ بدعت ہے۔

پھر تین تین بار پہلے دایاں پھر بایاں دونوں پاؤں ٹخنے کے اوپر نصف پنڈلی تک دھوئیں اور دھوئے بس ہر بار پانی پاؤں کے ناخنوں کی طرف سے گٹوں کے اوپر تک لائیں۔ کہ سنت یہی ہے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے کریں۔ وضو کے بعد میانی پر کچھ پانی چھڑک لیں کہ شیطانی وسوسہ کو دور کرتا ہے پھر بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لیں کہ شفا بخشتا ہے اور آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت اور انا انزلنا پڑھ لیں۔

۲-لاہور پیپر مارکیٹ آبکاری روڈ لاہور

فون نمبر: ٣٢٤١٢٠
٦٥١١٤

اپیل

واجب الاحترام محبان اولیاء کرام عوام اہلسنت

دارالعلوم جامعہ جماعتیہ حیات القرآن اندرون شاہ عالمی گیٹ بازار پاپڑ منڈی لاہور میں اقامتی طلباء کی تعلیم وتدریس، اساتذہ کی ماہوار تنخواہیں، طلباء کی خوراک، رہائش وآسائش پر زر کثیر صرف کرکے تعلیمات دینیہ کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ اس وقت جامعہ میں دو صد سے زائد طلباء اقامتی ہیں اور آٹھ اساتذہ کرام تدریسی فرائض سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔ ہر سال دارالعلوم میں دورہ تفسیر القرآن کا ۱۵ شعبان المعظم تا ۲۵ رمضان المبارک باقاعدہ اہتمام کیا جاتا ہے! لہذا آپ سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ دارالعلوم کو زکوٰۃ، صدقات وخیرات، چرمہائے قربانی اور نقد وجنس مثلاً آٹا، چاول، چینی، دالیں، دودھ، دہی اور سبزیات کی صورت میں اعانت فرمائیں۔ نیز دفتر دارالعلوم کو فراہم کرکے رسید حاصل کریں۔ جامعہ میں طلباء کی سحری وافطاری کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ دارالعلوم کی مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جامعہ کے اساتذہ اور طلباء اور انتظامیہ آپ کے لیئے مصروف دعا ہوں گے۔

شعبہ نشر واشاعت جامعہ جماعتیہ حیات القرآن لاہور ۱

نوٹ: مخیر حضرات منی آرڈر یا بنک چیک کی صورت میں حافظ خواج دین مہتمم جامعہ جماعتیہ حیات القرآن بازار پاپڑ منڈی اندرون شاہ عالمی گیٹ لاہور کے نام لکھیں۔